جناب عنایت اللہ

اسلاف کا درخشندہ نمونہ

عالم کی فضیلت اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتی ہے کہ خود آقائے نامدار حضرت محمدؐ نے فرمایا ہے کہ علما انبیا کے وارث ہیں۔ایک اور حدیث میں معلم کی فضیلت یوں بیان کی گئی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ جبکہ جہاد ومجاہد کی فضیلتوں سے قرآن واحادیث بھری پڑی ہیں۔ شیر علی شاہ صاحب بیک وقت عالم دین بھی تھے معلم بھی، محدث بھی تھے اور مفسر ومجاہد بھی۔محدث ایسے کہ وہ اپنے شیخ ،شیخ عبدالحق کے حقیقی معنوں میں جانشین ثابت ہوئے اور مفسر ایسے کہ وہ قرآن کے ایک ایک لفظ سے توحید ثابت کرتے ۔

کردار کے غازی

لیکن آپ کی جدوجہد صرف ممبر ومحراب اور درس وتدریس تک محدود نہ تھی بلکہ آپ جدوجہد کرنے والے عملی انسان تھے۔ جب کبھی بھی مسلمانوں اور امت مسلمہ کو ضرورت پڑی آپ منبر ومحراب سے نکل کر میدان عمل میں نکلے اور جو کچھ آپ قرآن وحدیث میں زبانی کلامی پڑھاتے ،مجاہد بن کر اسکی عملی صورت بنتے ۔ روس اور امریکہ کے خلاف جہادِ افغانستان اور افغان طالبان کی حمایت میں آپ کا کردار اظہر من الشّمس ہے۔مختصرا آپ کی تمام زندگی قال الله و قال الرسول صلى الله عليه وسلم سے عبارت تھی۔آپ مخلص، متقی،سیدھے سادے سچے،کھرے اور پیار ومحبت کرنے والے انسان تھے۔اللہ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں،آمین۔

گورا رنگ،متوازن قد،مضبوط بدن ، سفید گنجان داڑھی، بلند مگر شیرین آواز،تقوی کے پیکر ، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو، اسلاف کا درخشندہ نمونہ،علمائے دیوبند کے ترجمان، جہاد وعظیمت کے علمبردار اور سلیم الطبع وسلیم الفطرت شخصیت تھے۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تلمیذ خاص تھے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک سے خوشبو جاری ہوئی تھی اور وہی مولانا غلام اللہ خان صاحب جو مولانا حسین علی کے شاگرد ِخاص رہے تھے اور جو قرآن کے زیر وزبر سے بھی توحید ثابت کرتے تھے۔

سراپا خوشبو زندگی

کہتے ہیں کہ حضرت شیر علی شاہ صاحب کی قبر سے بھی خوشبو جاری ہوئی تھی ۔لیکن مجھے حیرت ہے ان

لوگوں پر جوصرف بعداز وفات آپ کی خوشبومحسوس کر رہے ہیں۔حالانکہ وہ تو زندگی بھرسراپا خوشبو تھے بلکہ خوشبو کے مینار۔آپ کی نور نے تو پورے عرب وعجم کومنور کیا ہے۔بھلا جوکوئی زندگی بھرقرآن واحادیث وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موتی بکھیرتے رہیں۔جن کی پوری زندگی قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اورعلم وعمل اور زہد تقوی سے عبارت ہو۔وہاں یہ بعید بھی نہیں ۔آپ کی نیک صالح اورعلما اولاد اورآپ کے ہزاروں لاکھوں شاگرد آپ کے لئے تا قیامت صدقہ جاریہ ہیں جن میں قائدین ،مجاہدین ،مفسرین،محدثین ،مبلغین اور مدرسین کی ایک کثیر تعداد شامل ہے۔جبکہ آپ کئی تحقیقی کتابوں کے مصنف بھی ہیں جن میں تفسیر حسن بصری پانچ جلدیں،تفسیر سورہ کہف،زبدۃ القرآن،زادالمنتہی شرح ترمذی اور مکانۃ اللحیہ فی الاسلام شامل ہیں۔تفسیرقرآن میں آپؒ کا زیادہ زور جہاد،توحید اورحق کے ساتھ ہر حال میں اٹھ کھڑے ہونے پر ہوتا تھا جبکہ دورۂ حدیث پڑھاتے وقت آپ زندگی کے ہر شعبے میں سنت نبوی کی پیروی پر زیادہ زور دیتے تھے۔علم وعمل کے ماہتاب،بقیہ السلف ،محدث مفسر،استاد العلما جناب علامہ شیرعلی شاہ صاحب سے نہ صرف پاکستان و افغانستان کے ہزاروں لاکھوں علما وطلبا مستفید ہوئے ہیں ۔1997ء میں مولانا سمیع الحق صاحب کی خواہش اورکوششوں سے ایک بار پھر حقانیہ آگئے اور تادمِ مرگ یہاں پر مسندِ حدیث سنبھالی۔زندگی کے آخری ایام میں آپ بخاری شریف (ثانی)اور ترمذی شریف(اول) پڑھاتے رہے تھے۔

پورا خطہ یتیم ہوا

آپ عربی ،فارسی ،اردواور پشتو کے زبردست ادیب تھے۔آپ کی وفات سے جہاں دارالعلوم حقانیہ،اسی علاقے ،اسی خطے کے علما ،طلبا ومجاہدین یتیم ہوگئے وہاں مولانا سمیع الحق اور مولانا انوارالحق حقانی اپنے ایک ایسے ہر دلعزیز دوست اور بھائی سے محروم ہوگئے جنہوں نے زندگی بھرآپ کا ساتھ نبھایا۔مولانا انوارالحق حقانی سے میں نے آپ کی شخصیت اورعلمی مقام ومرتبے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انتہائی اعلی الفاظ میں آپ کی دینی وتدریسی خدمات کوسراہا۔آپ نے فرمایا:آپ ایک عظیم محدث،ایک عظیم مفسر اورایک عظیم انسان تھے جس نے ساری زندگی قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گزاری۔آپ کے دورہ تفسیر میں ہزاروں طلبا شریک ہوتے تھے۔آپ انتہائی ذہین انسان تھے۔آپ کے شاگردآپ سے بہت محبت کرتے تھے۔آپ کے قبر سے خوشبو کا آنا بعیدنہیں ہے کیونکہ امام بخاری کی قبر سے بھی خوشبو جاری ہوئی تھی۔

حضرت شیرعلی شاہ صاحب کے جنازے میں لاکھوں لوگ شریک ہوئے۔زیادہ رش کی وجہ سے پانچ گھنٹے تک جی ٹی روڈ بلاک رہا کہ اللہ کے محبوبوں کے جنازے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔اللہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلی مقام دیں،آمین۔ (بشکریہ :ہفت روزہ ’’القلم‘‘ 15/11/15)